سادگی

محمد یوسف شاد
کبیر والہ

؎ شاید کہ اُتر جائے ترے دِل میں میری بات

انسانی خواہشات کی کوئی حد مقرر نہیں کی جا سکتی لیکن اُس کے باوجود ایمانداری سے دیکھا جائے تو انسان کی بنیادی ضروریات بہت ہی محدود ہیں اسے پیٹ بھرنے کے لئے کھانا، تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا اور رہنے کے لئے ایک مکان درکار ہے۔ انسان اِن تین چیزوں کے حصول کے لئے اگر سادگی اختیار کرنا چاہے تو کم سے کم بھی خرچ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ تعیش و اسراف کا قائل ہے تو اِن ہی تین چیزوں پر کروڑوں روپیہ بہا سکتا ہے اور ممکن ہے پھر بھی اُس کی خواہشات کی تکمیل نہ ہو

اس دور میں معاشرتی برائیوں کی بُنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے وسائل کی حدود کا لحاظ نہیں رکھتے اور امیر اور وسیع وسائل کے حامل لوگوں کی تقلید کرنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر وسائل کی شدید کمی کی بنا پر بیشمار مسائل میں گھر جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں معاشرہ میں رشوت، بددیانتی، چوری اور ڈاکہ زنی جیسی لعنتیں پیدا ہوتی ہیں۔ معاشرہ میں خلوص، قناعت اور سادگی کا فقدان ہو جاتا ہے۔ پُرسکون اور اطمینان بخش زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ عام اور روزمرہ زندگی میں سادگی کو اپنایا جائے اس طرح انسان نہ صرف فضول خرچی سے بچے گا بلکہ نفسی و شیطانی خواہشات سے چھٹکارہ حاصل کرلے گا۔

سادگی دنیاوی حرص و ہوس سے نجات دلاتی ہے تفکرات سے محفوظ رکھتی ہے اور ذہنی پریشانیوں کو ختم کر دیتی ہے۔ شاہ خرچیوں سے انسان مقروض ہو جاتا ہے اور سادگی کو اپنانے سے زندگی میں توازن قائم ہو جاتا ہے۔

ہمارے دین میں انسانی زندگی کے فطری تقاضوں اور ضرورتوں کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ اگر ہم ذہن اور دل کی پوری یکسوئی اور سادگی سے اُس پر عمل کریں تو ہم ذاتی اور معاشرتی زندگی کی بہت سی پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اسلام اگرچہ ترکِ دنیا کا قائل نہیں دنیاوی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانا جائز تصور کرتا ہے لیکن اسلام پُرتکلف زندگی اور عیش پرستی کے سخت خلاف ہے۔ اگر ہم اسلام کے سچے اور پکے شیدائی ہیں تو کیوں نہ ہم اس کے بنائے ہوئے راستوں پر چلیں اور سچے اصولوں پر عمل کریں۔ آیئے ہم بھی سادگی اپنائیں اور فضول خرچی سے بچیں، ؎ اسلام ایک حُسن ہے رُوحِ حیات کا، اس حُسنِ بیمثال کا زیور ہے سادگی۔